متنِ قرآن مجید کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کی کاوشیں

ڈاکٹر حافظ محمود اختر

قرآن مجید کے متن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لے رکھا ہے۔ دنیا کی کسی اور کتاب کے بارے میں اس طرح کی ضمانت اور تحفظ موجود نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور کتاب نے اس طرح کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ ہر طرح سے محفوظ ہے۔ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیاتِ مبارکہ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے :

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَٰفِظُونَ (الحجر : ۹)

"بے شک ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ (حٰم السجدہ : ۴۲)

"باطل اس کے آگے یا پیچھے سے اس میں داخل نہیں ہو سکتا"۔

يُنَزِّلُ الْمَلَٰٓئِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (النحل : ۲)

"اللہ تعالیٰ ملائکہ کو جبریل کے ساتھ وحی دے کر نازل فرماتے ہیں اپنے بندوں میں جس پر چاہیں"۔

وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ (بنی اسرائیل : ۱۰۵)

"اس کتاب کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا اور حق کے ساتھ ہی یہ نازل ہوا"۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝

(القیامہ : ۱۷، ۱۸)

"اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم وحی پڑھا کریں تو آپ اسے سنا کریں، پھر آپ اسی طرح اسے پڑھا کریں"۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِي صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

(العنکبوت : ۴۹)

"بلکہ یہ روشن آیتیں ہیں' جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے ان کے سینوں میں (محفوظ)"۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝

(عبس : ۱۱-۱۶)

"دیکھو یہ قرآن نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔ قابل ادب اوراق میں لکھا ہوا ہے' جو بلند مقام پر رکھے ہوئے اور پاک ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو سردار اور نیکوکار ہیں"۔

اِن آیات کے علاوہ محولہ ذیل آیات بھی اسی موضوع سے متعلق ہیں : الطور : ۱-۳' الواقعہ : ۷۷-۷۹' البینہ : ۲'۳' البروج : ۲۱'۲۲' الفرقان : ۵

یہ وہ آیات ہیں جن سے واضح ہو رہا ہے کہ قرآن مجید کے محفوظ رکھنے کے اشارات خود قرآن میں موجود ہیں۔

کتابتِ وحی کا اہتمام

قرآن مجید کو "کتاب" کے نام سے یاد کیا گیا ہے جو اس کے لکھے ہوئے ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اس ضمانت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ وحی میں خصوصی اہتمام فرمایا۔ کتابت وحی کے سلسلے میں آپؐ کے اہتمامِ خاص کی وضاحت مندرجہ ذیل روایات سے ہو جاتی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

كنتُ اكتب الوحی لرسول الله صلی الله علیه وسلم وكان اذا نزل علیه الوحی اخذته برحاء شدیدة عرقا مثل الجمان ثم سری عنه' فكنت ادخل علیه بقطعةِ الكتف او كسوة فاكتب وهو یملی علیّ فما افرغ حتی تكاد رجلی تنكسر من نقل القرآن حتی اقول لا امشی علی رجلی ابدًا فاذا فرغتُ قال اقرأنا فاقره فان

کان فیہ سقط اقامہ ثم اخرج بہ الی الناس[1]

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کرتا تھا' جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ کو سخت گرمی لگنے لگتی اور آپؐ کے جسم اطہر پر پسینہ کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکنے لگتے۔ پھر آپؐ سے یہ کیفیت ختم ہو جاتی تو میں (اونٹ کے) شانے کی کوئی ہڈی یا کسی اور چیز کا ٹکڑا لے کر خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپؐ لکھواتے جاتے اور میں لکھتا جاتا۔ یہاں تک کہ جب میں لکھ کر فارغ ہو جاتا تو قرآن کو نقل کرنے کے بوجھ سے مجھے ایسا محسوس ہوتا جیسے میری ٹانگ ٹوٹنے والی ہے اور میں کبھی چل نہیں سکوں گا۔ جب میں فارغ ہو جاتا تو آپؐ فرماتے "پڑھو" میں پڑھ کر سناتا۔ اگر اس میں کوئی فروگزاشت ہوتی تو آپؐ اس کی اصلاح فرما دیتے۔ پھر اسے لوگوں کے لئے لے آیا جاتا"۔

حضرت براء بن عازبؓ سے بھی ایک روایت مروی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نزول وحی کے فوراً بعد کتابتِ وحی کا اہتمام فرماتے۔

عن البراء ﷺ قال لما نزلت ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادع لی زیدًا ولیجیٔ باللوح والدواۃ والکتف اوالکتف والدواۃ ثم قال اکتب ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ...﴾[2]

"حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے' کہتے ہیں : جب آیت لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُون (النساء) نازل ہوئی تو نبی کریمؐ نے مجھے فرمایا : ذرا زید بن ثابت کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ تختی' دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں۔ یا فرمایا : ہڈی اور دوات لے کر آئیں۔ آپؐ نے فرمایا لکھئے : لایستوی القاعدون---

نورالدین الہیثمی نے مجمع الزوائد میں اس سلسلے میں روایت بیان کی ہے :

قال عثمان ﷺ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما علیہ الزمان وھو ینزل علیہ السور ذوات العدد فکان اذا نزل علیہ الشیئ دعا بعض من کان

یکتب فیقول ضعوا ھؤلاء الایات فی سورة التی یذکر فیھا کذا او کذا فاذا نزل علیہ الایة فیقول ضعوا ھذہ الایة فی سورة یذکر فیھا۴ ؎

"حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے، حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب کبھی ایک یا ایک سے زائد سورتیں نازل ہوتیں تو آپؐ کسی کاتب کو طلب فرماتے اور حکم دیتے کہ یہ آیات فلاں سورت میں شامل کر دیں۔ اسی طرح جب کوئی آیت نازل ہوتی تو اس کے بارے میں بھی آپؐ فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں شامل کر دیں"۔

یہ روایت بھی موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر آیات "وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ" اور سورۃ النحل کی آیت نمبر ۹۰ نازل ہوئیں تو جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ ان آیات کو فلاں فلاں مقام پر رکھا جائے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کاتبِ وحی کو ان کا مقام بتایا اور انہوں نے اسی طرح لکھ لیا۔ ؎

اس اہتمامِ کتابت وحی کے ساتھ ساتھ حفاظتِ متن قرآن مجید کے حوالے سے یہ روایت بنیادی اہمیت کی حامل ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہر رمضان المبارک میں جبرئیلؑ کے ساتھ قرآن مجید کا دَور فرمایا کرتے تھے اور اپنی زندگی کے آخری سال آپؐ نے یہ دور دو مرتبہ فرمایا۔

عن ابی ھریرة قال کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن کل عام مرة فعرض علیہ مرتین فی العام الذی قبض ۵ ؎

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر سال جبرئیلؑ سے قرآن مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جس سال آپؐ کی وفات ہوئی اس سال آپؐ نے دو مرتبہ دور فرمایا"۔

حضور اکرم ﷺ کتابتِ وحی کا اہتمام کس طرح فرماتے تھے، اس کا اندازہ ہم ان ہدایات سے کرسکتے ہیں جو انہوں نے کاتبِ وحی حضرت معاویہؓ کو دیں۔ آپؐ نے فرمایا:

الق الدواة وحرّف القلم وانصب الباء وفرق السین ولا تعور المیم وحسن اللہ ومد الرحمٰن وجود الرحیم

وضع قلمک علیٰ اذنک الیسریٰ فانہ اذکر لک[۸]

"دوات میں سیاہی اچھی طرح گھول لیں۔ قلم درست طریقے سے پکڑیں۔ باء کو سیدھا رکھیں۔ سین کے دندانوں میں فرق کریں۔ میم کو خراب نہ کریں۔ لفظ اللہ خوبصورت کر کے لکھیں۔ قلم اپنے بائیں کان پر رکھیں' اس سے تمہیں بات یاد رہے گی"۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں :

کنا نؤلّف القرآن من الرقاع

"ہم قرآن مجید کو مختلف پرچوں سے نقل کیا کرتے تھے"۔

اس بیان کی وضاحت امام بیہقی یوں بیان فرماتے ہیں :

المراد بالتالیف ما نزل من الایت المفردۃ فی سورھا وجمعھا[۷]

یعنی جن سورتوں کی جو جو آیات اس وقت تک نازل ہو چکی ہوتیں ہم انہیں ان ان مقامات پر ترتیب دے کر لکھا کرتے تھے جہاں جہاں انہیں ہونا چاہئے تھا۔ گویا جو جو اضافے قرآن مجید کے متن میں ہوتے جاتے تھے ہم انہیں جوڑتے جاتے تھے۔

اس طرح صحابہ کرامؓ کے پاس لاتعداد نسخہ ہائے قرآن تحریری شکل میں موجود ہو گئے تھے۔

حضور اکرم ﷺ کی محفل اور صحابہ کرامؓ کے حضور اکرمؐ کے ساتھ تعلق کا نقشہ اگر ذہن میں رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ ہر وقت آپؐ کی مجلس میں موجود رہتے۔ کاتبین وحی کی ایک اچھی خاصی تعداد پیدا ہو چکی تھی۔ مختلف محققین نے ان حضرات کی تعداد کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ تعداد چالیس کے قریب پہنچتی ہے۔ ان سب میں سے زیادہ اہم اور باقاعدہ متعین شدہ کاتب حضرت زید بن ثابتؓ تھے۔[۸]

اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ لاتعداد صحابہ کرامؓ کے پاس نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں بہت سے نسخہ ہائے قرآن مجید موجود تھے۔ امام حاکم اپنی کتاب مستدرک میں بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی جمع و تدوین کا کام تین مرتبہ ہوا[۹] (ہر دفعہ ایک مخصوص انداز اور

مقصد سے کام ہوا) ایک مرتبہ نبی کریمؐ کے سامنے ' دوسری مرتبہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں اور تیسری مرتبہ حضرت عثمانؓ کے عہد میں۔ نبی کریمؐ کے عہد میں نازل شدہ آیات کو محض توقیفی ترتیب سے الگ الگ اشیاء پر لکھ لیا جاتا تھا۔ اس وقت اسے ایک مصحف میں اس لئے مرتب نہیں کیا گیا کہ قرآن ابھی نازل ہو رہا تھا۔ اس طرح ناسخ و منسوخ کا عمل بھی جاری تھا۔[10] جب اس کام کی تکمیل ہو گئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صحابہ کرامؓ کو شامل کر کے اس کو بین الدَّفَّتَین جمع کر دیا۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے ایک روایت مسلم شریف وغیرہ میں مروی ہے کہ عہد نبوی میں قرآن جمع نہیں کیا گیا تھا' اس کا معنی یہی ہے کہ یہ بین الدفتین جمع نہ تھا۔ اس سلسلے میں علامہ سیوطی فرماتے ہیں :

وقد كان القرآن كتب كله في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن غير مجموع في موضع واحد ولا مرتب السور[11]

"قرآن مجید مکمل طور پر عہد نبوی میں لکھا جا چکا تھا البتہ ایک جگہ جمع (بین الدفتین) نہیں کیا گیا اور نہ ہی سورتوں کی ترتیب تھی"۔

امام بغوی شرح السنہ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جب قرآن (کا کوئی حصہ) نازل ہوتا تو آپؐ صحابہ کرامؓ کے سامنے پیش کرتے اور اسی ترتیب کے مطابق اس کی تعلیم دیتے جس ترتیب کے مطابق اس وقت ہمارے مصاحف موجود ہیں۔[12]

مختلف لوگوں نے ان صحابہ کرام کے نام گنوائے ہیں کہ جنہوں نے عہدِ نبوی میں قرآن مجید جمع کر لیا ہوا تھا[13]۔ بعض روایات سے جو یہ تاثر ملتا ہے کہ قرآن مجید عہد نبوی میں صرف چار صحابہ نے جمع کیا تھا' درست نہیں۔ چار صحابہؓ کا نام ایک مخصوص تناظر میں ہے۔ ان حضرات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ علامہ ذہبی طبقات القراء میں لکھتے ہیں :

ان الذين جمعوا القرآن على عهدِ النبي ﷺ لا يحصيهم عدد ولا يضبطهم احد[14]

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے قرآن مجید عہد نبوی میں جمع کر لیا تھا ان کا شمار نہیں ہے اور نہ ہی ان کے نام کوئی ضبط تحریر میں لایا ہے"۔

(جاری ہے)

حواشی

۱۔ الہیثمی، نور الدین، مجمع الزوائد، جلد اول، صفحہ ۱۵۲
۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، جلد ششم، صفحہ ۲۷۷۔ باب جمع القرآن
۳۔ الہیثمی، مجمع الزوائد، جلد اول، صفحہ ۱۵۲
۴۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، جلد اول، صفحہ ۵۹
۵۔ بخاری، الجامع الصحیح، جلد ششم، صفحہ ۲۲۹، باب فضائل القرآن
۶۔ الزرقانی، محمد عبدالعظیم، مناہل العرفان، جلد اول، صفحہ ۲۷۰
۷۔ سیوطی، الاتقان، صفحہ ۵۹
۸۔ ابن الندیم، الفہرست، صفحہ ۲۶، ابن قیم، زاد المعاد، جلد اول، صفحہ ۳۰
۹۔ سیوطی، الاتقان، جلد اول، صفحہ ۵۹
۱۰۔ الزرکلی، البرہان، جلد اول، صفحہ ۲۶۲
۱۱۔ ذہبی، شمس الدین، طبقات القراء، جلد ۵
۱۲۔ سیوطی، الاتقان، جلد اول، صفحہ ۶۰
۱۳۔ ابن سعد، حافظ، الطبقات الکبریٰ، قسم ثانی، جلد دوم، صفحہ ۱۱۲
۱۴۔ عینی، بدر الدین، عمدۃ القاری، جلد دھم، صفحہ ۲۸

بقیہ : حرف اول

سے محض ایک ہفتہ قبل بھی وہ قرآن اکیڈمی میں تشریف لائے تھے۔ ورک صاحب مرحوم کا ذکر آیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک پرانا قرض اور چکا دیا جائے۔ مرکزی انجمن کی ایک مستقل رکن محترمہ مس ممتاز ملک صاحبہ بھی گزشتہ سال جنوری ۹۴ء میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ مرحومہ ۷۸ء میں مرکزی انجمن سے وابستہ ہوئی تھیں اور زندگی کے آخری سانس تک مرکزی انجمن کے ساتھ ان کی گہری جذباتی وابستگی برقرار رہی۔ مرحومہ کئی مختلف طریقوں سے انجمن کی مالی معاونت کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اللھم اغفر لھما، وارحمھما وادخلھما فی رحمتک وحاسبھما حسابا یسیرا (آمین)